سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب)

ربوہ ۴۔ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی مگر شام کے وقت کچھ ضعف کی شکایت ہوگئی۔ اِس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشّان کامیاب زندگی ہے

آپ ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں

۱۔ "وہ انسان کامل جو آفتابِ روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوارِ نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۱۹۰)

۲۔ "مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے والا صرف حضرت سیدنا و مولٰنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (اربعین حصہ اوّل صفحہ ۳)

۳۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔ آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاقِ فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوتِ قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بیجا غصہ اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔" (الحکم ۱۰۔ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴۔ جولائی۔ کل یہاں نمازِ جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں الٰہی جماعتوں پر ابتلاء آنے کی حکمت واضح فرمائی۔ نیز اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی بحالی کے سلسلہ میں کیا مساعی کی جارہی ہیں۔ آپ نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اِن ایام میں خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کتاب کی بحالی کے جلد از جلد سامان فرمائے۔

نگران بورڈ کے ممبر کا انتخاب

(محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور)

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم کی جگہ نگران بورڈ کے ممبر کے انتخاب کے لئے امرائے اضلاع پاکستان کا اجلاس مورخہ ۲۷/۶/۶۴ کو کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس عاجز کی صدارت میں ہوا۔ اس میں محترم شیخ محمد حنیف صاحب ڈویژنل امیر کوئٹہ و قلات کو کثرتِ رائے سے ممبر نگران بورڈ منتخب کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس انتخاب کو ازراہِ کرم منظور فرما لیا ہے۔

فوری ادائیگی کی ضرورت

— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سلمہ —

وقفِ جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار نا تسلّی بخش اور باعثِ تشویش ہے۔ احبابِ جماعت سے مخلصانہ درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں۔ اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر ساتھ ہی ادائیگی فرما سکیں تو بہت ہی کارِ ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزاء خیر عطا کرے۔ آمین

— درخواستِ دُعا —

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

محترمہ بیگم صاحبہ حاجی شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ آف سرگودھا نے چوڑیاں طلائی دو عدد فروخت کرکے -/۲۲۰ روپے علاج نادار مریضاں کیلئے بھجوائے ہیں۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

نیز اطلاع دی ہے کہ حاجی شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے اب مرض شدت اختیار کر گئی ہے اور ضعف میں زیادتی ہوگئی ہے۔ میو ہسپتال میں علاج کی غرض سے داخل ہیں۔ لہٰذا احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مکرم حاجی صاحب موصوف کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا اور لمبی عمر عطا فرماوے۔

(آمین)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جولائی ۶۲ء

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس سے یہ خیال نہ آوے کہ پھر انبیاء اور نیک مومنوں کو کیوں تکلیفیں آتی ہیں؟ ان لوگوں پر بھی بعض بلائیں آتی ہیں اور ان کے واسطے آثار رحمت ہوتی ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کیسی کیسی مصائب آئی تھیں ان کو گننا بھی کسی بڑے دل کا کام ہے۔ ان کے نام سے ہی انسان کے بدن پر لرزہ آتا ہے پھر جو کچھ سلوک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہیوں سے ہوئے ان کی بھی تاریخ گواہ ہے۔ کیا کوئی ایسی بھی تکلیف تھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کو پہنچائی نہ گئی ہو؟ جس طرح ان کی ایذا دہی میں کفار نے کوئی دقیقہ باقی نہ اٹھا رکھا تھا۔ اصل میں ان لوگوں کے واسطے یہ مصائب اور سختیاں تریاق ہو جایا کرتی ہیں۔ ان لوگوں کے واسطے خدا کی رحمت کے خزانے انہی سختیوں ہی کی وجہ سے کھولے جاتے ہیں

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

مگر ایسے وقت میں انسان کو چاہیئے کہ صبر جمیل کرے اور خدا تعالےٰ سے بدظن نہ ہو۔ وہ لوگ تو خدا کے اسلام کو انعام کے رنگ میں دیکھتے ہیں اور ابتلاء میں لذت پاتے ہیں۔ قرب کے مراتب جس طرح جلد ابتلا کے وقت میں طے ہوتے ہیں وہ یوں زہد و تعبد یا ریاضت سے تو سالہا سال میں بھی تمام نہیں کئے جاتے۔ ان لوگوں میں سے جو خدا کے قرب کا نمونہ بنے اور خلق کی ہدایت کا تمغہ ان کو دیا گیا یا وہ خدا تعالےٰ کے محبوب ہوئے۔ ایک بھی نہیں جس پر کبھی کبھی مصائب اور شدائد کے پہاڑ نہ گرے ہوں۔ ان لوگوں کی مثال مشک کے نافہ کی سی ہوتی ہے۔ وہ جب تک بند ہے اس میں اور ایک مٹی کے ڈھیلے میں کچھ تفاوت نہیں پایا جاتا مگر جب اس پر سختی سے جراحی کا عمل کیا جاوے اور اس کو چھری یا چاقو سے چیرا جاوے تو معاً اس میں سے ایک خوشگوار خوشبو نکلتی ہے جس سے مکان کا مکان معطر ہو جاتا ہے اور قریب آنے والا بھی معطر کیا جاتا ہے۔ سو یہی حال انبیاء اور صادق مومنوں کا ہے کہ جب تک ان کو مصائب نہ پہنچیں تب تک ان کے اندرونی قویٰ چھپے رہتے ہیں اور ان کی ترقیات کا دروازہ بند ہوتا ہے ان لوگوں کے قویٰ دو قسم کے موقعوں پر ظاہر پذیر ہوتے ہیں۔ بعض تو مصائب و شدائد اور دکھوں کے زمانہ میں۔ کیونکہ یکطرفہ کارروائی قابلِ اعتماد نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ ایک شخص جس نے بچپن سے خوشحالی اور آرام اور آسائش کے سوا کچھ دیکھا ہی نہیں اس کے قویٰ کا پورا اندازہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اور دوسرا جو بچپن سے غربت کا مارا اور بدحالی میں مبتلا رہا ہے اس کے قویٰ کا بھی پورا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ کسی شخص کے اخلاق فاضلہ اور اس کے خلق کے متعلق اس کے حالات کا اندازہ تب ہی ہو سکتا ہے جب اس پر انعام وابتلا ہر دو طرح کے زمانے آچکے ہوں۔ سو اس امر کے دیکھنے کے لئے بھی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سی اور کوئی مثال نہیں"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۱۹۲ تا صـ۱۹۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان مختصر الفاظ میں ابتلا کا فلسفہ نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور مومنوں پر جو ابتلا آتے ہیں ان کو عذاب دینے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ ان کی تربیت کے لئے ہوتے ہیں اور ان ابتلاؤں سے ان کے ممکنہ قویٰ جو ویسے تو مخفی رہتے ہیں ظاہر ہو جاتے ہیں اور ان کی اخلاقی ترقی کا باعث ہوتے ہیں۔

جب کسی انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ مثلاً اس کی دکان کو آگ لگ گئی ہے تو خواہ وہ کتنا ہی سست ہو یکدم ہوشیار ہو جاتا ہے اور اس کی عملی قوتیں یکدم بیدار ہو جاتی ہیں اور وہ دوڑ کر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے ممکن ہو سکتا ہے آگ بجھانے کے لئے کرتا ہے اس سے پہلے وہ ایک بیکار انسان معلوم ہوتا ہے لیکن جونہی مصیبت اس کے سامنے آتی ہے اس کی مخفی قوتیں ابھر آتی ہیں۔ اور اس سے ایسے کام ظاہر ہوتے ہیں کہ پہلے وہم و گمان میں بھی نہیں تھے۔

یہی وجہ ہے کہ حکومتیں اپنی فوجوں سے مصنوعی لڑائیاں لڑواتی ہیں اور وقتاً فوقتاً کاموں میں سپاہیوں اور افسروں کو مبتلا کرتی ہیں تاکہ ان کی اندرونی قوتیں بیدار ہوں۔ اور جب واقعی لڑائی کا موقعہ آئے تو وہ اپنی عادت کی بنا پر مقابلہ کے لئے قدرتاً تیار ہو جائیں۔

جس طرح تکلیف کے وقت جسمانی قوتیں بیدار ہوتی ہیں اسی طرح ابتلا سے انسان کی اخلاقی اور روحانی قوتیں بیدار ہوتی ہیں اور ایک مومن کے لئے آخر میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اس کو تکالیف اٹھانے اور مخالفوں کی مخالفت کا مقابلہ کرنے کے لئے جو قوتیں درکار ہیں وہ روبکار آتی ہیں۔ اس طرح وہ اخلاق اور روحانیت کی ارتقائی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔ جس طرح سونا کٹھالی میں پڑ کر کندن بن جاتا ہے اسی طرح ایک مومن ابتلاؤں میں پڑ کر روحانی جنت کو پا لیتا ہے۔

اس لحاظ سے ابتلا رحمت کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ اگر ابتلا نہ آئے تو مومن کی قیمت بھی نہ بڑھتی اور اس کی اخلاقی اور روحانی قوتیں ارتقا نہ پاتیں۔ اور وہ دین کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار نہ ہو سکتا۔

ابتلاؤں میں انسان اللہ تعالےٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کرنے لگتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دعاؤں میں معروف ہوتا ہے اور ایسے ایسے نشانات دیکھتا ہے کہ اس کو بعد میں حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں جو جماعت احمدیہ کے لئے سخت ابتلا کا زمانہ تھا سینکڑوں نشانات ظاہر ہوئے۔ احمدیوں نے یہ نشانات انفرادی طور پر بھی اور مجموعی طور پر بھی دیکھے۔

یہ زمانہ اتنے سخت ابتلا کا تھا کہ تمام مخالف عناصر ہی جماعت احمدیہ کے خلاف مجتمع نہیں ہوئے تھے بلکہ بعض صورتوں میں ان عناصر نے حکومت کے برسراقتدار لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ ان برسرِ اقتدار لوگوں نے ارباب نظم و نسق کو بھی بیکار کر کے رکھ دیا تھا اور جماعت کی ایسی حالت ہو گئی تھی کہ سوا خدا تعالےٰ کے اس کا کوئی حامی نہیں رہا تھا اور جماعت کے پاس سوا اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرنے کے کوئی ہتھیار باقی نہیں رہ گیا تھا۔

دنیا اندھی ہے وہ نہیں دیکھتی مگر ہم نے دیکھا کہ ان دعاؤں نے جو بظاہر دنیوی ساز و سامان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھیں وہ کام کیا کہ بڑی بڑی فوجیں بھی سرانجام نہیں دے سکتیں۔ ایک وقت ایسا آگیا تھا کہ پولیس نے بھی ہتھیار ڈال دئے تھے اور جن مقامات پر وہ حفاظت کے لئے لگائی گئی تھی ان مقامات کو فسادیوں کے رحم پر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ چنانچہ دفتر الفضل میں جو پولیس کے آدمی تعینات تھے فسادیوں کے زور پر دفتر کو چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ اسی طرح دوسرے مقامات کو پولیس نے چھوڑ دیا تھا۔ اور احمدی خزاں زدہ پتہ کی طرح لرزلرز کر دیواروں سے چپک گئے تھے۔ تاہم وہ متواتر دعاؤں میں لگے رہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کے بعض نیک دل اور ذمہ دار افسروں نے فسادیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں قدم رکھا اور ۶ مارچ کے دن مارشل لاء لگا دیا۔ جس نے فسادیوں اور ان کے حمائتیوں کے حوصلے پست کر دئے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام لفظ بلفظ پورا ہوا کہ

انی مع الافواج اتیک بغتۃً

یعنی میں اچانک اپنی افواج لے کر تیری کمک کو آؤں گا۔ یہ ایک اتنا بڑا اور روشن نشان ہے جو احمدیوں کے لئے باعث ازدیادِ ایمان ہوا لیکن افسوس ہے کہ لوگوں نے اس سے عبرت حاصل نہ کی۔

اس نشان کی عظمت کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ لطف یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میدان کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا اور نہ صرف فسادیوں کو نہتہ کر کے رکھ دیا بلکہ ان کے حمائتیوں کو بھی ایسی سزائیں دیں کہ اگر ان لوگوں کے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہوتا وہ اللہ تعالےٰ کے یہ نشانات دیکھتے اور اس کی طرف رجوع کرتے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو پاکستان کا واحد مالک سمجھتے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کو بھی "کعصف ماکول" بنا کر رکھ دیا۔ بڑے بڑے صاحبان اقتدار جنہوں نے اپنی ذمہ داری کا راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کیا ایک ایک کر کے اپنے اقتدار سے محروم کئے گئے اور آج تک ان زخموں کو چاٹ رہے ہیں جو اللہ تعالےٰ کی نظر نہ آنے والی تلوار نے لگائے ہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ نے منیر رپورٹ کی صورت میں ایک ایسا ریکارڈ ان واقعات کا چھوڑا ہے کہ یہ لوگ اپنے کردار اور اس کے نتائج کا صحیح روپ اس کے آئینہ میں آج بھی دیکھ سکتے ہیں۔

غور فرمائیے کیا یہ احمدیوں کے کئے سے ہوا۔ ہرگز نہیں۔ وہ تو بالکل لاچار تھے۔ انہوں نے تو ایک انگلی بھی نہیں اٹھائی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ نے دکھا دیا کہ جو صرف مجھ پر بھروسہ رکھتا ہے میں اس کو بڑی بڑی طاقتوں کے مقابلہ میں اس طرح پناہ دیتا ہوں کہ عقلمندوں کی عقلیں ششدر رہ جاتی ہیں۔

(باقی صـ۵ پر)

مصلح موعودؑ کی شانِ خلافت

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

خدا تعالیٰ کے سب انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس امر میں تفریق کرنا انسان کو دائرہ ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کی زبان سے فرماتا ہے کہ

لا نفرق بین احدٍ من رسلہ۔

یعنی ایمان لانے کے معاملے میں ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں کوئی تفریق نہیں کرتے لیکن اس کے ساتھ قرآن کریم یہ بھی فرماتا ہے کہ

تلک الرسل فضّلنا بعضھم علیٰ بعضٍ

یعنی یہ رسول ہیں جنہیں ہم نے ایک دوسرے پر فضیلت بخشی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ جتنی افضیلت کسی رسول کو حاصل ہوگی اسی نسبت سے اس کے متبعین کو من حیث الجماعت دوسروں پر فضیلت ہوگی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے:۔

اولٰئک ھم خیر البریّۃ

کہ یہ جماعت مخلوق خداوندی میں سے بہترین جماعت ہے۔

اس لحاظ سے ہر جماعت کا فرض ہے کہ اپنے نبی کی شان اور قدر کو پہچانے۔ کیونکہ نبی اور رسول کی شان کے مطابق ہی اس جماعت کی ذمہ داریوں کی اہمیت ہوگی اور اسی نسبت سے ان کے انعامات نرالی شان رکھیں گے اسی طرح منکرین کے انکار کی سزا بھی نبی اور رسول کی شان کے مطابق ہی ہوگی۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والے

شرّ البریّۃ (بدترین خلائق)

کا لقب دئے گئے۔

اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

ثم لتسئلنّ یومئذٍ عن النعیم۔ (سورۃ التکاثر)

یعنی قیامت کے روز تم سے اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ آیا ایسی عظیم نعمت کی تم نے کما حقہٗ قدر کی یا کہ ناشکری کر کے اسے ٹھکرا دیا۔

انبیاء کے بعد ان کے خلفاء کا بھی یہی حال ہے۔ اطاعت کے لحاظ سے خلفاء میں بھی کوئی تفریق نہیں۔ تمام خلفاء کی اطاعت مومنوں پر فرض ہوتی ہے مگر خلفاء کی شان کے مطابق انعام خداوندی کی قدر کرنا بھی مومنوں کا فرض ہے اس لئے لازم ہے کہ جماعت مومنین بعض عظیم المرتبت خلفاء کی بلند شان کا عرفان حاصل کرے اور اپنی اطاعت و اعمال کو اس کے مطابق معیار پر لانے کی کوشش کرے۔

ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت ایک ایسے ہی عظیم الشان انعام سے نوازا ہوا ہے۔ ہمارے موجودہ امام ہمام کی خلافت کا مقام یقیناً عام خلافتوں سے بلند و بالا شان رکھتا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اس بلند شان کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش کریں اور پھر اس کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

خلافت ثانیہ کے قیام کا عرفان حاصل کرنے کے لئے ان تمام پیشگوئیوں پر نظر ڈالنا ضروری ہے جن میں اس خلافت کی خبر دی گئی تھی۔ پیشگوئی مصلح موعود کا ایک ایک لفظ خلافت ثانیہ کے بلند و بالا مقام پر شاہد ناطق ہے۔ پھر اسی پیشگوئی پر بس نہیں کہ اس سے پہلے امت کے اولیاء کرام کی پیشگوئیاں ہیں۔ جیسے مثلاً حضرت نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی ہے کہ

دور اُو چوں شود بکام تمام
پسرش یادگار مے بینم!

یعنی مسیح موعود کا عہد جب کامیابی سے اختتام پذیر ہوگا تو وہ اس کا بیٹا اس کی یادگار ہوگا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کے متعلق اس پیشگوئی کے مطابق ہے کہ۔ "وہ ...... حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔

اس سے بھی پہلے سرور کونین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی موجود ہے کہ

یتزوّج و یولد لہٗ

یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کا ایک عظیم الشان بیٹا ہوگا۔

پھر اس سے بھی پہلے انبیاء بنی اسرائیل کی پیشگوئیاں ہیں جن میں ذکر ہے کہ مسیح موعود کے بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔ ان تمام پیشگوئیوں کی تفصیل ہمارے سلسلہ کے لٹریچر میں آچکی ہے۔

اس وقت ان تمام پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کرنے سے پہلے صرف یہ مقصود ہے کہ جس وجود کی خلافت کے متعلق اتنی کثرت سے اور اتنے لمبے زمانے سے ہزاروں سالوں سے پیشگوئیاں کی جا رہی ہوں۔ اس کی شان کا آپ خود ان امور سے ہی اندازہ کر لیں۔ اس کی شان۔ اس کا مقام قرب۔ اس کے کمالات باطنی یقیناً عام خلفاء سے بہت ہی بلند و بالا شان رکھتے ہیں۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الہام نازل فرمایا کہ

"اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہٗ ز راہِ دور آمدہ"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

یعنی اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقام قرب مجھے معلوم ہو گیا ہے تو دیر سے آیا ہے (اور) دور کے راستہ سے آیا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اتنے دور کے زمانوں سے مصلح موعود کی خلافت کی خبر کا دینا اس کے خدا تعالیٰ کے حضور بہت بلند مقام قرب پر دال ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا یہ فعل عبث ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الہام میں مصلح موعود کے بلند مقام قرب کو بالوضاحت بیان کیا گیا ہے اور اس کا ثبوت بھی دیا گیا ہے کہ اسی لئے اتنے دور کے راستہ سے اس کی آمد کی نشاندہی کی گئی ہے

اس کے بعد ہم پیشگوئی مصلح موعود پر جب نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک ایک لفظ خلافت مصلح موعود کی بلند شان پر دلالت کرتا ہے

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خلفاء کی تائید کرتا ہے ان کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے اور ان کے دین کو تمکنت بخشتا ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود میں مصلح موعود کو "رحمت کا نشان" "قدرت رحمت اور قربت کا نشان" "فضل اور احسان کا نشان" اور "فتح و ظفر کی کلید" قرار دیا گیا ہے اسی طرح اسے "مسیحی نفس رکھنے والا" اور "کلمۃ اللہ" قرار دیا گیا ہے

یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا مصداق ہوگا۔ پھر فرمایا! "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے" یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کا مورد ہوگا۔ پھر فرمایا کہ "اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" یعنی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ہاتھ سایہ کی طرح اس پر قائم رہے گا اور اس قدر نصرت و تائیدات ہوں گی کہ ایسا معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین پر اتر آیا ہے جیسا کہ فرمایا!

مظہر الحق والعلاء
کأنّ اللہ نزل من السماء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:

خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

گرمیوں کے ایام میں نماز

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتدّ الحرّ فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحرّ من فیح جھنّم۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی شدت اختیار کر لے تو نماز کو (نسبتاً) ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت تو دوزخ کی بھاپ ہے۔

تشریح:۔ اسلام اپنے جملہ ارکان و عبادات میں اعتدالی پہلو کو لئے ہوئے ہے اس میں افراط تفریط اور غلو بالکل نہیں ہے۔ گرمی کا موسم اپنی شدت کے لحاظ سے سخت موسم ہوتا ہے۔ تمازت آفتاب سے ہوا گرم ہو جاتی ہے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو مشفقانہ انداز میں فرماتے ہیں کہ ظہر اور عصر کی نماز ایسے وقت میں ادا کرو جبکہ گرمی شدت کی نہ ہو ورنہ اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہوگا۔ گرمی لگ جانے سے کئی خطرناک امراض لاحق ہو جاتی ہیں اور بعض بیماریاں جان لیوا ثابت ہوتی ہیں سن سٹروک۔ ککرے اور آنکھوں کی دوسری بیماریاں۔ دل کا عارضہ۔ نکسیر اور اعصاب کی کمزوری وغیرہا گرمیوں کے ایام میں مساجد کو ٹھنڈا رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ پنکھے اور ٹھنڈے پانی وغیرہ کا انتظام ہونا ضروری امر ہے۔ (مرتبہ شیخ نور احمد منیر)

پیشگوئی میں بھی یہ ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہو گی وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء"

(ازالہ اوہام ص۲۳۵)

پیش گوئیوں اور الہامات کی ان عبارتوں سے واضح طور پر مصلح موعود کی خلافت کا بلند مقام ظاہر ہو جاتا ہے اور ہماری جماعت کا بھی اب یہ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم انعام کی قدر کریں۔

ثم لتسئلن یومئذٍ عن النعیم۔

ورنہ روز قیامت ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوچھے جائیں گے کہ ہم نے اس عظیم نعمت کی کس طرح قدر کی تھی۔

آیت استخلاف میں خلفاء کے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں پیشگوئی مصلح موعود میں یہ تمام وعدے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں اور ایک نرالی شان رکھتے ہیں۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کو روز روشن کی طرح پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ خلافت ثانیہ میں اللہ تعالیٰ کے قادرانہ نشانات تو اتر کے ساتھ جاری رہے ہیں پیشگوئی مصلح موعود میں تھا کہ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے"۔ . . . .

. . . . لیعنی وہ خدا تعالیٰ کی وحی کا مورد ہو گا۔ وحی الٰہی کا ایک مخفی طریق یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قادرانہ تجلی و تصرف کے ساتھ بعض الفاظ اپنے بندے کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے۔ چنانچہ بعد میں وہ الفاظ روشن نشان بن کر مثل فلق الصبح پورے ہو جاتے ہیں۔

۱۹۳۴ء اور اس کے بعد احرار کی ایجی ٹیشن جب اپنی انتہاء کو پہنچنے لگی تو ہمارے امام نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ احرار کے پاؤں کے تلے سے زمین نکل گئی ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مسجد شہید گنج کا واقعہ پیش آیا اور واقعی احرار کے پاؤں کے تلے سے زمین نکل گئی اور احرار مسلمانوں میں اپنا اثر و رسوخ کھو بیٹھے۔

۱۹۵۳ء کے فسادات کے زمانے میں جب جماعت احمدیہ کے لئے خطرات اپنی انتہا کو پہنچ گئے تو ہمارے امام نے اپنی جماعت کو ایک پیغام بھیجا جس میں فرمایا کہ

میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا خدا میری طرف دوڑا آ رہا ہے۔

اس پیغام کے چند دنوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت کے لئے دوڑتا ہوا آ گیا اور غیر معمولی اور غیر متوقع حالات میں مارشل لاء کا نفاذ ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ

انی مع الافواج اتیک بغتۃً

کہ میں اچانک فوجوں کے ساتھ تیری مدد کو پہنچوں گا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "حسن و احسان میں نظیر" ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ متعدد آسمانی پیشگوئیاں جو بظاہر مسیح موعود کے لئے تھیں حضرت مصلح موعود کے ذریعہ سے پوری ہوئیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صرف خلیفۃ المسیح ہی نہیں بلکہ مثیل مسیح بھی ہیں اور مسیح موعود کے ظل ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپ کو بعض گزشتہ انبیاء سے تشبیہ دی گئی ہے ان میں سے بعض کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ حدیث شریف میں پیشگوئی ہے کہ خطرہ کے وقت میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو وحی کریگا کہ

حرّز عباد اللہ الی الطور

کہ اللہ کے بندوں کو پہاڑیوں کی پناہ میں لے چلو یہ پیشگوئی حضرت خلیفہ ثانی کے ذریعہ سے ہی پوری ہوئی جبکہ آپ نے جماعت احمدیہ کو ربوہ کی پہاڑیوں کے تلے ایک پناہ مہیا کر دی۔ اور جماعت کا ایک مرکز قائم کر دیا۔

۲۔ قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ

و آوینٰھما الی ربوۃٍ ذات قرارٍ و معینٍ

ہم نے ان دونوں کو (یعنی مسیح کو اور ان کی والدہ کو) ایک اونچے مقام پر پناہ دی جو ان کے لئے قرارگاہ ثابت ہوا اور بہنے والے پانیوں کا مقام تھا۔

قرآن کریم میں گزشتہ کے واقعات صرف قصص ماضیہ کے طور پر ہی بیان نہیں ہوتے بلکہ وہ آئندہ کے لئے عظیم پیشگوئیاں بھی ہوتے ہیں۔

یہ تاریخی واقعہ اس زمانہ میں پھر پورا ہوا کہ ہمارے اس مثیل مسیح اور اس کی والدہ (حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا) کو اللہ تعالےٰ نے ربوہ میں یعنی ایک اونچے مقام میں پناہ دی جو جماعت احمدیہ کے قرارگاہ ثابت ہوا اور اس میں پہلے تو پانی دستیاب ہی نہیں ہوتا تھا مگر اب یہاں بہتے ہوئے پانی کی نالیاں بھی دکھائی دیتی ہیں۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ

یخرج ھمّہ و غمّہ دوحۃ اسماعیل

یعنی مسیح موعود کی ہم و غم سے بھری ہوئی دعاؤں کے نتیجہ میں ایک اسماعیلی درخت اُگے گا۔

یہ پیشگوئی بھی حضرت خلیفہ ثانی کے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ آپ اس زمانے کے ابراہیم کے فرزند ہونے کے لحاظ سے اور بچپن سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں وقف ہونے کے لحاظ سے اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے مثیل ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام اور انکی والدہ کو اللہ تعالےٰ نے خدمت دین کے لئے جھلسی ہوئی پہاڑیوں والی ایک وادی غیر ذی زرع میں بسایا تھا۔ پھر ان کی برکت سے وہاں پانی بھی پھوٹ پڑا اور ایک شہر آباد ہو گیا۔

اسی طرح سے ہمارا یہ اسماعیل بھی اپنی والدہ سمیت جھلسی ہوئی پہاڑیوں والی ایک وادی غیر ذی زرع میں آ کر بسا۔ اس کی برکت سے یہاں پانی کے چشمے بھی پھوٹ پڑے اور دیکھتے دیکھتے ایک شہر آباد ہو گیا۔

یخرج ھمّہ و غمّہ دوحۃ اسماعیل۔

(۴) حدیث شریف میں پیش گوئی ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کے مشرق میں ایک سفید منارہ کے پاس اترے گا۔ اس حدیث کے مختلف پہلو ہیں۔ ان میں سے ایک شق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں لکھا ہے کہ

"ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق"

یعنی حدیث کی پیشگوئی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مسیح موعود خود یا اسکے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کے علاقہ کی طرف سفر کرے گا۔ یعنی بطور نزیل یعنی مسافر کے وہاں اترے گا۔

یہ پیشگوئی بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ سے پوری ہو چکی ہے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ جب دمشق گئے تو دمشق کے ایک بڑے ہوٹل کے مالک نے آپ کو اپنے ہوٹل سے منتقل ہو جانے کا نوٹس دیا۔ مجبوراً آپ کو دمشق کے مشرقی جانب ایک چھوٹے سے ہوٹل میں منتقل ہونا پڑا۔ جس کے پاس ایک چھوٹی سی مسجد میں ایک سفید منارہ بھی تھا۔

سو حدیث کی پیشگوئی لفظی طور پر بھی پوری ہو گئی کہ

ینزل عیسی بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق۔

یعنی عیسیٰ بن مریم دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس بطور نزیل قیام کرے گا۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ کہ

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ انہ کریم تمشی امامک و عادی من عادی۔

یعنی تجھ پر موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ وہ مہربان خدا ہے۔ جو تیرے آگے آگے چلے گا اور جو تجھ سے دشمنی کرے گا اس سے خود دشمنی کرے گا۔

بائیبل میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کو گائے پرست فرعونیوں کے ملک سے ہجرت کا حکم انہی الفاظ میں ہوا کہ موسےٰ تو بنی اسرائیل کو لے کر چل۔ میں تیرے آگے آگے چلوں گا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں البدر جلد ۱ نمبر ۱ ص۶)

یہ ہجرت کی پیشگوئی بھی خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ ہی پوری ہوئی آپ بنی اسرائیل یعنی جری اللہ فی حلل الانبیاء کی روحانی اولاد کو لے کر فرعون سیرت گائے پرست مشرکوں کے علاقہ سے بحفاظت اس کے علاقہ میں آ گئے اس کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کشف بھی ہے کہ آپ مصر کے دریائے نیل پر کھڑے ہیں بنی اسرائیل آپ کے ساتھ ہیں فرعون آپ کے تعاقب میں ہے وغیرہ وغیرہ یہ کشف بھی ۱۹۴۷ء کی ہجرت کے ذریعہ پورا ہوا۔ یہاں آپ کی جماعت کے لئے خطرہ کے علاقہ اور امن کے علاقہ کے درمیان حد فاصل دریائے راوی تھا جس کے زیریں حصہ کو نیلی بار کہتے ہیں اسے کشف میں دریائے نیل دکھایا گیا اس کشف میں بھی اسی ہجرت کی طرف اشارہ تھا جو حضرت خلیفہ ثانی کے ذریعہ پایۂ تکمیل کو پہنچی

۶۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ الہام

اِنِّیْ مع الافواج آتیک بغتۃ

بھی مارشل لاء کے نفاذ کی صورت میں حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں پورا ہوا۔ اس الہام کے نزول کے ساتھ ہی اس امر کا اظہار بھی کر دیا گیا تھا کہ یہ الہام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے خاص تعلق رکھتا ہے چنانچہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا ساتھ ہی ہمارے موجودہ امام ہمام کو بتایا گیا ہے کہ حضرت اقدس کو یہ الہام ہوا ہے اس کا یہی مطلب تھا کہ حضرت اقدس کا یہ الہام خاص طور پر حضرت امیر المومنین سے متعلق ہے چنانچہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو آپ کو رویا والہامات ہوئے ان کی تفصیل اخبار میں اس طرح شائع ہوئی ہے

"رویا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے

فتح نمایاں۔ ہماری فتح

صدقت الرؤیا۔ انی مع الافواج آتیک بغتۃ

خدا تعالےٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی راہ دکھاتے ہیں۔

اسی شب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضرت کو انی مع الافواج آتیک بغتۃ الہام

ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر آیا تو معلوم ہوا کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔"

(الحکم جلد ۹ ص ۱۵)

حرفِ آخر

آخر میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کرنا بھی مناسب ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودہ لمبی بیماری کو طعن و تشنیع کا ہدف بناتے ہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے خواہ قرب کے کتنے ہی بلند سے بلند مقام پر کیوں نہ ہوں آخر بندے ہی ہوتے ہیں بیماریوں اور آفات جسمانیہ سے پاک ایک ہی ذات ہے اللہ تعالیٰ کی حکمت بعض دفعہ اپنے مقربین کو لمبے لمبے ابتلاؤں میں مبتلا کر دیتی ہے لیکن ان سے ان کے مقام قرب پر طعن نہیں ہو سکتا۔ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود باوجود بلند مقام قرب کے مامور نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت تو انبیاء کو بھی اس قسم کے ابتلاؤں میں مبتلا کر دیتی ہے چنانچہ صبر ایوبؑ کے قصے مشہور ہیں قرآن کریم میں بھی ان کی لمبی بیماری اور صبر کا ذکر ہے ان تمام باتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ

انما انا البشر مثلکم

کہ یہ مقربین حضرت ایزدی آخر بشر ہی ہوتے ہیں اور بشریت کے تمام لوازم ان کو لاحق ہوتے ہیں لیکن ان ابتلاؤں کی وجہ سے ان کی مرفوع الی اللہ ہونے میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی طعن کیا گیا کہ ان کو جو صلیب پر چڑھایا گیا اس سے وہ نعوذ باللہ لعنتی ثابت ہوتے ہیں اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رافعک الیّ اور بل رفعہ اللہ الیہ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام باوجود صلیب کے ابتلاء کے مرفوع الی اللہ ہی تھے۔

اسی طرح کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ بعض بدقسمت لوگ مصلح موعود کی لمبی بیماری کی وجہ سے آپ کے مرفوع الی اللہ ہونے میں شک کریں گے اس لئے پیشگوئی مصلح موعود کے آخر میں یہ الفاظ رکھ دیئے گئے کہ

"تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً"

یعنی انجام کے لحاظ سے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مرفوع الی اللہ ہی ہوگا اور زبان طعن دراز کرنے والے مثیل یہود نامسعود ثابت ہوں گے فصدق اللہ ورسولہ وکان وعد اللہ مفعولاً۔

و آخر کلمنا حمد و شکر لرب محسن ذی الامتنان

مسئلہ نجات اور مسیحی حضرات

مکرم مولوی عبدالکریم خانصاحب۔ پشاور

عصر حاضرہ میں جس قدر دنیا میں بڑے بڑے ادیان پائے جاتے ہیں۔ قریباً سب کے سب عقیدہ نجات کے قائل ہیں۔ گو بعض مذاہب اللہ تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہیں (مثلاً دیوسماجی اور موجودہ بدھ مذہب کے پیرو) مگر نجات و مکتی کے حصول کی ان کے دلوں میں شدید خواہش پائی جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جذبۂ حصول نجات ایک فطرتی امر ہے جس کی جڑیں بڑے گہرے طور پر قلوب انسانی میں پائی جاتی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ سوائے دین اسلام کے (جو کہ دین فطرت ہے) دیگر ادیان نے عقیدۂ نجات کو عقدۂ لاینحل بنا دیا ہوا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کے نزدیک کسی انسان سے اگر ایک بار گناہ سرزد ہو جاتا ہے، تو وہ جب تک ایک لاکھ چوراسی ہزار جونیں بھوگ نہیں لیتا، وہ ہرگز نجات نہیں پا سکتا۔ اور عیسائیوں کے نزدیک بھی مسئلہ نجات کچھ تثلیث (یعنی ۱=۳ اور ۳=۱) سے کم پیچیدہ نہیں۔ مسیحی صاحبان کہتے ہیں گو حضرت آدم اور حوّا نے گناہ کیا تھا مگر ان کے گناہ کی وجہ سے تمام نسل انسانی میں موروثی طور پر وہ گناہ منتقل ہوتا چلا آرہا تھا۔ اس لئے تمام انسان موروثی گناہ گار ہونے کی وجہ سے وہ سزا بھی بھگتتے چلے آرہے تھے جو خدا تعالیٰ نے حضرت آدم اور حوّا کے لئے تجویز فرمائی تھی۔ اور انسانوں کو اس سزا سے نجات دلانے کی اللہ تعالیٰ کو ہزاروں سال کے بعد یہ تجویز سوجی کہ اپنا اکلوتا بیٹا دنیا میں ہیکل انسانی میں بھیجا۔ اور اس نے تمام انسانوں کے گناہوں کے بدلے میں اپنی جان صلیب پر قربان کی۔ اب جو شخص اس بات پر ایمان لاتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے میرے گناہوں کے بدلے میں صلیبی (یعنے لعنتی) موت قبول فرمائی ہے۔ وہ شخص نجات پا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے صلیب پر اپنی جان کی قربانی دے کر ہمیں مول لے لیا ہے۔

(گلتیوں $\frac{۲}{۱۶-۲۱}$ و $\frac{۳}{۱-۱۳}$)

عقیدہ کفارہ نہ تو عدل و انصاف کے مطابق ہے اور نہ ہی عقل اور نقل کے مطابق۔ کیونکہ ہم اپنے دو مضمونوں میں مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام از روئے بائیبل بھی صلیب کے ذریعہ ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ اگر فوت ہوتے تو ضروری تھا کہ مسیحیوں کے نقطۂ نگاہ کی رو سے ان کے گناہ معاف ہو جاتے اور اس سزا سے بھی ان کو نجات حاصل ہو جاتی۔ جو مطابق کتاب پیدائش (۳ ۱۶ - ۱۹) خدا تعالیٰ نے حضرت آدم اور حوّا کے لئے تجویز فرمائی تھی۔ مگر ہمارا روزمرہ کا یہ مشاہدہ ہے کہ وہ مسیحی جو خداوند کی لعنتی قربانی پر ایمان لا چکے ہیں (خواہ وہ مرد ہیں یا عورتیں) وہ دنیا کے اس بڑے جیل خانہ میں سزا اسی طرح بھگت رہے ہیں جس طرح ان کے عقیدہ کے مطابق غیر مسیحی لوگ بھگت رہے ہیں۔ وہ سزا یہ ہے کہ خدا نے فرمایا کہ "تیرے گناہ کی وجہ سے زمین لعنتی ہو گئی ہے تو مشقت کے ساتھ ...... اپنے منہ کے پسینے سے روٹی کما کر کھائے گا جب تک کہ زمین میں لوٹ نہ جائے۔ اور حوّا کے لئے یہ سزا تجویز فرمائی کہ "میں تیرے حمل کے درد کو بڑھاؤں گا تو درد زہ سے بچہ جنے گی۔ پس اس سزا کا اب تک ہر مسیحی مرد اور عورت کو ملنا ثابت کرتا ہے کہ یہ نظریہ کہ مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لانے کے بعد نجات ہو جاتی ہے ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ جو ان لوگوں کو دیا جا رہا ہے جو مفت میں نجات پانے کے متمنی ہیں۔

الغرض! تجربہ اور مشاہدہ مسیحی نظریہ نجات کی تکذیب کر رہا ہے۔ کیونکہ اس کی سچائی کا عملی ثبوت کوئی نہیں۔

اور عدل و انصاف کے خلاف اس نظریہ کا ہونا تو روز روشن کی طرح ثابت ہے کیونکہ ایک معمولی عقل کا انسان بھی اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔

مسیحی کہتے ہیں کہ باپ عادل ہے۔ اس لئے اس کے عدل کا تقاضا تھا کہ گناہ کا معاوضہ جب تک ادا نہ ہو۔ گناہ کی سزا معاف نہ ہو۔ بیٹے نے از راہ ترحم اپنی جان صلیب پر قربان کر کے عدل کا تقاضا پورا کر دیا۔ مسیحیوں کے نزدیک بلحاظ ماہیت باپ اور بیٹا ایک ہیں۔ مگر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ میں صفت رحم نہیں پائی جاتی۔ بیٹے میں رحم کی صفت پائی جاتی ہے مگر صفت عدل نہیں پائی جاتی۔ اگر بیٹے میں بھی صفت عدل پائی جاتی تو پھر اس نے کیوں اپنی جان بلا معاوضہ قربان کر دی؟ پھر لطف یہ ہے کہ اس خلاف عدل فعل سے نہ تو کفارہ پر ایمان لانیوالے سزا سے نجات پا سکے اور نہ ہی ان میں اتنی قوت پیدا ہوئی کہ وہ ارتکاب گناہ سے رک جاتے۔ اور ان سے گناہ صادر نہ ہوتے (معاذ اللہ) خدا باپ نے بعینہٖ اس ریچھ کی طرح جس نے اپنے آقا کی مکھیاں اڑاتے اڑاتے اس کو بالآخر ہلاک کر دیا۔ کیونکہ ایک مکھی بار بار اڑ کر اس کے آقا کے چہرہ پر بیٹھتی تھی۔ اس لئے جھنجھلا کر ایک بڑا پتھر آقا کے سر پر دے مارا۔ خدا باپ نے بھی جب دیکھا کہ لوگ کفارہ پر ایمان لا کر بھی (کیونکہ مسیحی نقطۂ نگاہ حضرت مسیح کے کفارہ پر پہلے انبیاء پر ایمان بالغیب لائے تھے۔ مگر وہ باوجود کفارہ پر ایمان لانے کے برابر ساتھ ساتھ گناہ بھی کرتے رہے) گناہ سے باز نہیں آتے تو خود اپنے بیٹے کو (نہیں بلکہ اپنی ذات کو) ہلاک کر دیا۔ (بحوالہ مسیحی تصور خدا)

الغرض! اس ظلم عظیم اور انتہائی بے انصافی کے باوجود بھی نہ کفارہ پر ایمان لانیوالوں کو سزا سے نجات حاصل ہوئی اور نہ ہی وہ گناہ کی غلامی سے رہائی حاصل کر سکے حقیقت یہ ہے کہ مسیحی صاحبان نے خدا تعالیٰ کی ذات کو صرف ایک جج کی مانند خیال کیا ہے۔ جس کا ذاتی تعلق ہر دو فریق سے نہیں ہوتا۔ وہ مجبور ہوتا ہے کہ ہر دو فریق کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھے۔ اور جادۂ انصاف کو بھول نہ جائے مگر خدا تعالیٰ تو انسان کا صرف "اَبْ" ہی نہیں بلکہ رَبّ اور مالک بھی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کو معاف کرنے کا پورا پورا اختیار رکھتا ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کا عاجز بندہ اپنی ندامت اور پشیمانی کا انتہائی طور پر اظہار کرتا ہے۔ اور توبہ و استغفار کو اپنا وِرد بناتا ہے۔

کم از کم مسیحیوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کی اس مثال سے ہی فائدہ اٹھانا چاہیئے جو انجیل لوقا $\frac{۱۵}{۲۱-۲۲}$ میں بیان کی گئی ہے۔ کیا اس باپ نے اپنے بھولے بھٹکے بیٹے کو بلا معاوضہ معاف نہ کر دیا جو کہ اس کی ساری پونجی ضائع کر آیا تھا۔ کیا باپ نے اپنے دوسرے بیٹے کو (جو کہ پاک اور بے عیب تھا) اس کے بدلہ میں قربان کر کے نافرمان بیٹے کو معاف کیا تھا؟ اگر نہیں تو مسیحی حضرات کیوں آسمانی باپ کو (معاذ اللہ) اس قدر ظالم اور بے انصاف خیال کرتے ہیں کہ وہ بغیر معاوضہ کے اپنے بندوں کے گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

الغرض! جو عقیدہ نجات مسیحی صاحبان کا ہے وہ عقل اور عدل و انصاف کے خلاف ہے اور نقل کے بھی خلاف ہے ...... (باقی)

لیڈر (بقیہ ص ۲)

بے شک جب سنگائی کے عناصر اپنے زوروں پر تھے تو بچارے احمدی خزاں زدہ پتہ کی طرح کانپ کانپ کر لمحہ لمحہ گذار رہے تھے لیکن جب آسمان سے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نازل ہوا تو باد خزاں کے شیاطین کہیں نام کو بھی نظر نہ آئے اور اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہرا بھرا ہو کر لہرانے لگا۔ یہ ہے ابتلا کا معجزہ۔ دیکھنے اور سوچنے والے عبرت حاصل کرتے ہیں مگر سقی القلب اور بے پرواہ دیکھتے ہیں مگر کچھ نہیں دیکھتے۔ سنتے ہیں مگر کچھ نہیں سنتے۔

ہفتۂ صفائی

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ر جولائی ۶۴ء سے لیکر ۱۶ر جولائی ۶۴ء ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے۔ جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے توقع کی جاتی ہے کہ نہایت تندہی اور شوق کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔

صفائی اور حفظان صحت سے متعلق ضروری ہدایات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات اسوۂ طیبہ کی روشنی میں تیار کی گئی ہیں۔ تمام قائدین کو بھجوائی جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ تمام قائدین:۔

اوّل:۔ ان ہدایات کو ہر مذہب و ملت یا طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب میں بکثرت مشتہر کریں گے۔ اور جہاں جہاں ممکن ہو بڑے بڑے پوسٹرز کی صورت میں پبلک جگہوں پر آویزاں کریں گے۔

دوم:۔ جہاں جہاں ممکن ہو اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ خدام کا طبی معائنہ کروا کر اعداد و شمار سے مرکز کو مطلع کریں گے۔

سوم:۔ باقاعدگی کے ساتھ مسواک یا منجن (خواہ کسی قسم کا ہو) کرنے کی عادت کو رائج کرنے کی کوشش کریں گے۔

چہارم:۔ اس بارہ میں اعداد و شمار مہیا کر کے مرکز کو مطلع کریں گے کہ کل کتنے خدام ہیں کتنے خدام باقاعدگی سے دانتوں کی صفائی کرتے ہیں اور ہفتہ صفائی کے دوران کتنے نئے خدام نے باقاعدہ دانتوں کی صفائی شروع کر دی ہے۔

(پبلک جگہوں پر مجلس کی طرف سے مفت یا بالکل معمولی قیمت پر مسواکیں مہیا کرنے کا انتظام بھی باعث تحسین ہو گا)

پنجم:۔ مکھیوں اور مچھروں کے خلاف مہم چلائیں گے اور عوام الناس کو ان کے مضرات سے آگاہ کر کے مارنے کے آسان ذرائع سے آگاہ فرمائیں گے۔

(اگر مجلس کے شعبہ صنعت کی طرف سے مکھیاں مارنے کے لئے چھپکیاں یا زہریلے مکھی مار کاغذ بھی معمولی قیمتوں پر عوام کو مہیا کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا)

قیادت ایثار اور وقار عمل

۲۹ر مئی ۶۴ء بروز جمعہ ربوہ کے جملہ اراکین انصار اللہ نے قصر خلافت میں جو وقار عمل منایا۔ اس کی اطلاع احباب کو اس سے قبل ہو چکی ہے۔ اس میں خدام نے بھی شمولیت اختیار کی تھی۔ ازاں بعد ۵ اور ۱۲ جون کو بھی احباب نے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ لہٰذا ایسے احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کا یہ نیک قدم مزید خدمت کا پیش خیمہ ہو۔

قیادت ایثار اور جائزہ

سال رواں سے چھ ماہ گزر رہے ہیں اور سالانہ اجتماع کے مبارک ایام بھی قریب آ رہے ہیں۔ لہٰذا انصار اللہ کے جملہ عہدیداران اور اراکین کی خدمت میں میری گزارش ہے کہ وہ سالانہ سکیم کی روشنی میں ابھی سے جائزہ لیں۔ کہ آیا وہ قیادت ہذا کی جملہ شقوق پر کماحقہ عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور اگر خدانخواستہ کسی جہت سے کوئی کمی ہو تو اس کو فوراً پورا کرنے کی سعی فرمائیں۔ تا آنے والے مبارک اجتماع کے ایام ان کے لئے ہر طرح باعث مسرت ہوں اور ان کی ضمیر گواہی دے سکے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقُنَا اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْم۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ

خاکسار کا بھائی فیض احمد تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے تاحال اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ اس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔

عمر تقریباً سولہ سال۔ قد پانچ فٹ۔ دونوں ہاتھ قدرتی آگے سے مڑے ہوئے ایک ہاتھ کی چھ انگلیاں اور ایک ہاتھ کی دو انگلیاں۔ ملیشیا کے کپڑے پہنے ہوئے۔ پاؤں میں قلینچی چپل اور ایک سفید قمیص اس کے پاس ہے۔ جس جماعت کے کسی دوست نے اس کو دیکھا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اس کا پتہ دیں۔

پتہ:۔ محمد شفیع احمدی گرمولا ورکاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ براستہ شیخوپورہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر تو حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو در حقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے۔ پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

زعماء کرام جماعتہائے انصار اللہ توجہ فرمائیں

ان ایام میں ٹائیفائیڈ یا ہیضہ وغیرہ پھیلنے کا خطرہ بہت بڑھ جایا کرتا ہے۔ لہٰذا جملہ احباب کے اندر یہ احساس پیدا کرنے کی سعی فرمائی جائے کہ وہ اس سلسلہ میں چوکس اور ہوشیار رہیں اور احتیاطی اقدام کے طور پر اس سلسلہ میں ٹیکے وغیرہ کرانے کا انتظام کریں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قیادت ایثار اور ہفتۂ صفائی

قیادت ایثار کی سالانہ سکیم کی روشنی میں جسم، لباس اور گھر کی صفائی کے علاوہ جہاں ماحول کا صاف ستھرا رکھنا ضروری ہے وہاں مکھی مچھر کے انسداد کے لئے بھی مناسب تدابیر اختیار کرتے رہنا چاہیئے اس شق پر کماحقہ عمل کرنے کے لئے ضروری خیال کیا گیا ہے کہ ۱۰ تا ۱۶ جولائی ہفتہ صفائی منایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے معین پروگرام تیار کر کے قیادت ہذا کو اطلاع دی جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھی انہیں تاریخوں میں ہفتہ صفائی منا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں تعاون باہمی بہت مفید رہے گا۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ بھجوانے کا اب وقت ہے

یہ خوشی کی بات ہے کہ اب مجالس اطفال الاحمدیہ بڑی جستی سے کام کر رہی ہیں۔ مگر جب تک وہ اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ مرکز میں نہ بھجوائیں ان کے کام سے مرکز کس طرح آگاہ ہو سکے گا۔ اور مزید راہنمائی کیسے کرے گا۔

مئی اور جون ۶۴ء میں صرف ۴۲ مجالس نے اپنی رپورٹیں بھجوائی ہیں۔ باقی مجالس کے قائدین بھی اس طرف توجہ دیں۔ اگر رپورٹ فارم نہ ہوں تو ایک پوسٹ کارڈ پر مختصر کارگزاری لکھ دیا کریں۔

رپورٹ بہرحال ہر ماہ کی یکم تاریخ کے بعد جلد ہی بھجوانی چاہیئے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۳ رجولائی ۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کی تیاریاں پورے زور و شور سے جاری ہیں کانفرنس آئندہ بدھ سے شروع ہو گی جس میں شرکت کے لئے آسٹریلیا کے وزیر اعظم سر رابرٹ مینزیز سب سے پہلے لندن پہنچے ہیں آئندہ چار روز تک صدر ایوب کینیا کے وزیر اعظم مسٹر جومو کینیاٹا اور نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر کیتھ ہولی اوک لندن پہنچ جائیں گے۔ دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے وزرائے اعظم آئندہ منگل تک لندن پہنچ جائیں گے۔

کانفرنس کا افتتاح مالبرو ہاؤس میں ہو گا۔ جہاں ایک مستطیل میز کے گرد ۱۷ ممالک کے وزراء اور سربراہان مملکت بیٹھیں گے اس مرتبہ کانفرنس میں تین نئے وزرائے اعظم شامل ہو رہے ہیں کینیا اور یوگنڈا کو وزرائے اعظم کی گزشتہ کانفرنس کے بعد آزادی ملی ہے کینیا کی نمائندگی وزیر اعظم جومو کینیاٹا اور یوگنڈا کی طرف سے وزیر اعظم ڈاکٹر ملٹن ایم اوبوٹے کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

جمعرات سے وزراء کانفرنس میں ملاوی (نیاسالینڈ) کے وزیر اعظم ڈاکٹر ہیسٹنگز باندا شریک ہوں گے۔

اس کانفرنس میں تین نئے وزرائے اعظم شرکت کر رہے ہیں۔ کینیڈا کے مسٹر لیسٹر پیرسن سیلون کے مسٹر ابر سامارگا کی اور بھارت کے مسٹر لال بہادر شاستری اس سے پہلے کانفرنس میں وزیر اعظم کی حیثیت سے شریک نہیں ہوئے۔

ٹانگانیکا کے صدر نائیریری زنجبار اور ٹانگانیکا کی نوتشکیل شدہ یونین کے سربراہ کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔

جمیکا کے وزیر اعظم سر الیگزنڈر بسٹامنٹے علالت کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکیں گے اس لئے ان کی جگہ نئے وزیر اعظم نیز وزیر مالیات مسٹر ڈی سینگسٹر شریک ہوں گے۔

کانفرنس کا افتتاحی اجلاس بھی ہو گا ٹیلی وژن کیمرہ مینوں اور فوٹو گرافروں کو اجتماع کی تصویریں لینے کی اجازت ہو گی میزبان ملک کے وزیر اعظم کی حیثیت سے سر ایلک ڈگلس ہیوم کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

ملکہ الزبتھ وفود کے سربراہان اور ان کی بیگمات کو ۹ جولائی کو ایک دعوت دیں گی ۱۳ جولائی کو ملکہ برطانیہ محل میں ایک کاک ٹیل پارٹی دیں گی جس میں ہر وفد کے تمام ارکان شریک ہوں گے۔

امور دولت مشترکہ کے وزیر وفود کے سربراہوں نیز وزراء کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دیں گے۔

وزیر اعظم برطانیہ ۱۳ جولائی کو اپنی سرکاری رہائش گاہ ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ میں ڈنر پارٹی دیں گے جس میں وفود کے سربراہ شرکت کریں گے برطانیہ کے لارڈ چانسلر وفود میں شریک حضرات اور ہائی کمشنر کے اعزاز میں لنکاسٹر ہاؤس میں ایک عشائیہ دیں گے

برمنگھم یونیورسٹی ۱۱ رجولائی کو سر رابرٹ مینزیز کو اعزازی ڈگری دے گی اور ۱۳ جولائی کو صدر ایوب خان تین مقتدر انجمنوں۔ بیرونی اخبارات کی ایسوسی ایشن برطانیہ میں دولت مشترکہ کے ادیبوں کی جماعت اور دولت مشترکہ کے نامہ نگاروں کی انجمن کی طرف سے ایک لنچ پر مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوں گے۔

جکارتہ ۳ رجولائی :- روس اور انڈونیشیا کے ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں میں سیاسی اور اقتصادی مسائل پر اتفاق رائے ہو گیا ہے مشترکہ اعلامیہ روس کے نائب وزیر اعظم اول مسٹر میکویان کے دورہ انڈونیشیا کے اختتام پر جاری کیا گیا۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ روس اور انڈونیشیا کے لیڈروں میں بات چیت دوستانہ ماحول میں ہوئی اور روس سے انڈونیشیا کو فوجی سامان کی فراہمی کے مسائل پر دونوں ملکوں میں پورا پورا اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ روسی نائب وزیر اعظم نے انڈونیشیا میں گیارہ دن قیام کیا تھا۔

نیویارک ۳ رجولائی ۔ اقوام متحدہ کی نو آبادیاتی کمیٹی کا وفد آئندہ ہفتے عدن کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے قاہرہ جائے گا۔

لندن ۳ رجولائی ۔ باوثوق ذرائع کے مطابق یونانی لیڈروں نے قبرص کا مسئلہ فوجی طاقت کے ذریعہ حل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

برطانوی ذرائع کی اطلاع کے مطابق یونان نے قبرص میں اپنی فوجی طاقت میں زبردست اضافہ کر دیا ہے قبرص کے ترک لیڈروں کی اطلاع کے مطابق اس وقت دس ہزار یونانی فوج جزیرہ میں موجود ہے اور اس نے اہم مورچوں پر قبضہ کر رکھا ہے دریں اثنا یونانی دہشت پسند تنظیم ایوکا کے لیڈر جنرل گریوس نے میکاریوس کی غیر قانونی فوج کو منظم کرنا شروع کر دیا ہے۔

لندن کے سفارتی ذرائع کی اطلاع کے مطابق برطانیہ نے قبرص میں یونان کی فوجی سرگرمیوں سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کو بھی آگاہ کر دیا ہے برطانیہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے فوری طور پر مداخلت نہ کی تو قبرص کے مسئلہ پر ترکی اور یونان کے درمیان جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔

جارج ٹاؤن ۳ رجولائی ۔ برطانوی گی آنا میں پھر نسلی فسادات کی آگ بھڑک اٹھی ہے کالے حبشی باشندوں نے ایک بھارتی باشندے کو موٹر سائیکل سے گرا دیا اور اس کو سر بازار قتل کر دیا ہے ملک کے دوسرے حصوں سے بھی نسلی فسادات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ گی آنا کی حفاظتی پولیس کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے حالات پر قابو پا لیا ہے اعلان میں گی آنا میں فسادات میں مرنے والوں کی مجموعی تعداد ۶۶ بتائی گئی ہے۔

نیویارک ۳ رجولائی ۔ مغربی نیو اورلینز میں تیل کے ایک زبردست دھماکہ ہوا جس سے چار افراد ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے ۱۳ افراد کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں دھماکہ کا سبب بھی معلوم نہیں ہو سکا۔

واشنگٹن ۳ رجولائی ۔ امریکی سینیٹ نے جنوبی ویتنام میں جنرل ٹیلر کو سفیر مقرر کرنے کے فیصلہ کی توثیق کر دی ہے

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو فوری طور پر بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں، جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"...

"پھر بعض دفعہ لوگ بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں ابھی جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو۔ ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان ولادت

میری چھوٹی ہمشیرہ نور جہاں بیگم اہلیہ شیخ رحمت اللہ صاحب آف شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بروز ہفتہ مورخہ ۲۷ رجون ۱۹۶۴ء بیٹا عطا فرمایا ہے احباب نومولود اور اس کی والدہ کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے آمین

اس خوشی میں عزیزم شیخ رحمت اللہ صاحب نے ۵ مستحقین کے لئے ایک ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کی یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد عمر بشیر احمد ۔ صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

مسجد احمدیہ کوہاٹ کیلئے نقیب کی ضرورت

مسجد احمدیہ کوہاٹ کے لئے ایک نقیب کی ضرورت ہے مناسب تنخواہ دی جائے گی خواہشمند دوست مقامی امیر کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوا دیں

(صدر جماعت احمدیہ کوہاٹ)

پاکستان اور ترکی دکھ سکھ میں ایک ساتھ رہیں گے

انقرہ میں صدر ایوب کا شاندار استقبال۔ صدر گرسل سے بات چیت شروع ہو گئی

انقرہ ۔ ۴ جولائی ۔ پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور ترکی کے عوام دکھ سکھ اور ہر مصیبت میں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور وہ ترقی کی منزل کی جانب شانہ بشانہ قدم بڑھاتے چلیں گے آپ نے کہا جس طرح ترکوں کو پاکستان پر بھروسہ ہے اس طرح پاکستانی عوام کو بھی ترکوں پر پورا بھروسہ ہے ۔

صدر ایوب نے یہ بات کل تہران سے یہاں پہنچنے کے بعد ہوائی اڈہ پر سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہی صدر ایوب ترکی کے دورروزہ دورہ پر آج جب یہاں پہنچے تو ان کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا ہوائی اڈہ ترکی اور پاکستان دونوں ملکوں کے جھنڈوں سے سجا ہوا تھا۔ ہوائی اڈے کی چھت پر استقبال کرنے والے ہزاروں شہریوں کا ہجوم تھا ۔ صدر گرسل نے آگے بڑھ صدر ایوب کا استقبال کیا اور بعد ازاں سینیٹ کے صدر ۔ قومی اسمبلی کے سپیکر ، وزیر اعظم مسٹر انونو ان کی کابینہ کے وزرا تینوں فوجوں کے سربراہوں اور اعلیٰ حکام سے ان کا تعارف کرایا دونوں صدر ڈائس کی طرف بڑھے جہاں صدر ایوب خان کو ۲۱ ۔ توپوں کی سلامی دی گئی اس کے بعد صدر محمد ایوب خان نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

ہوائی اڈے کی تقریبات سے فارغ ہونے کے بعد صدر ایوب اور صدر گرسل سرکاری جلوس کی شکل میں سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی جانب روانہ ہوئے راستے میں دونوں طرف لاکھوں نیے مرد اور عورتیں صدر ایوب کو ایک نظر دیکھنے کے لئے کھڑے تھے اور صدر ایوب زندہ باد اور پاکستان پائندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے

صدر ایوب نے کل شام جدید ترکی کے بانی کمال اتاترک کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی ۔ رات کو صدر گرسل نے صدر ایوب کو عشائیہ دیا جس میں دونوں ملکوں کے سربراہوں میں باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت شروع ہو گئی۔ باقاعدہ مذاکرات آج پیر ہوں گے خیال ہے کہ اس مسئلہ میں کشمیر قبرص کا بحران اور دوسرے اہم بین الاقوامی مسائل زیر غور آئیں گے ۔

شاستری کو مزید آرام کرنے کی ہدایت

نئی دہلی ۴ جولائی ۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کو ان کے ڈاکٹروں نے چند روز مزید آرام کرنے کی ہدایت کی ہے ۔ مسٹر شاستری جن کی عمر اس وقت ۵۹ برس ہے گزشتہ جمعہ سے علیل ہیں ان کی صحت کے بارے میں جو بلیٹن جاری کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر شاستری کی طاقت اب عود کر رہی ہے اور ان کی حرارت اب معمول پر ہے ۔

چین اور منگولیا میں سرحدی سمجھوتہ

ہانگ کانگ ۴ جولائی ۔ نیا چین خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق چین اور منگولیا نے ایک سرحدی سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں۔ ایجنسی نے اس سمجھوتہ کی تفصیلات بیان نہیں کیں صرف اتنا بتایا ہے کہ سمجھوتہ پر ۳۰ جون کو منگولیا کے دارالحکومت الان باتور میں دستخط ہوئے۔

شام اور اسرائیل کے درمیان فائرنگ

دمشق ۴ جولائی ۔ گزشتہ روز شام اور اسرائیل کی سرحد پر دونوں ملکوں کے فوجی دستوں کے درمیان جھڑپ ہو گئی جس میں پانچ اسرائیلی ہلاک اور چھ زخمی ہوئے شام کے فوجی ترجمان نے بتایا کہ ایک اسرائیلی ٹریکٹر اور ایک فوجی ٹرک تباہ کر دیئے گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ فائرنگ کی ابتدا اسرائیل کی جانب سے ہوئی تھی جس کے جواب میں شام کے سرحدی دستوں نے بھی گولی چلائی شام تک دونوں طرف سے گولیاں چلنے کا سلسلہ جاری رہا

پاکستان افغانستان اور ایران کے سربراہوں کی گول میز کانفرنس ہو گی

کابل ۴ جولائی ۔ باعتماد ذرائع کے مطابق پاکستان کے صدر ایوب افغانستان کے شاہ محمد ظاہر شاہ اور شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کے درمیان بہت جلد ایک گول میز کانفرنس منعقد ہو گی اس کانفرنس میں تینوں سربراہ باہمی دلچسپی کے مسائل پر بات چیت کریں گے کابل کے سرکاری حلقوں نے اس امر کا امکان ظاہر کیا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان دیرینہ تنازعہ ختم ہو جائے گا ۔

ضروری اطلاع

مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد کا باقی دورہ بعض وجوہ اور بالخصوص طغیانی کی وجہ سے ۲۷/۶/۶۴ سے منسوخ کرنا پڑا ہے ۔ جن جماعتوں میں اس تاریخ کے بعد ان کے دورہ کی اطلاع پہنچ چکی ہے ۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ ان کا انتظار نہ کریں ۔

جائنٹ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مشہور عالم پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کا نیا اعزاز

آپ نظری طبیعات کے بین الاقوامی ادارہ کے صدر منتخب کر لئے گئے

ممتاز ماہر طبیعات اور صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ پروفیسر عبد السلام نظری طبیعات کے بین الاقوامی ادارہ ٹریسٹ ۔ (اٹلی) کے صدر منتخب ہوئے ہیں ۔ بعد میں یہ ادارہ دنیا میں اقوام متحدہ کی پہلی یونیورسٹی کا درجہ حاصل کرے گا ۔ سر دست اس ادارے کو پانچ لاکھ ڈالر سالانہ کی گرانٹ ملی ہے ۔ اس ادارہ میں مختلف ملکوں کے سائنسدانوں کو طبیعات میں اعلیٰ تربیت دینے کا اہتمام ہو گا ۔ پروفیسر عبد السلام کی خدمات اس ادارے نے ایک سال کے لئے مستعار لی ہیں ۔ موصوف اس وقت امپیریل کالج لندن میں نظری طبیعات کے پروفیسر کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے ہیں ——— ڈاکٹر عبد السلام پہلے ایشیائی اور دولت مشترکہ کے کسی ملک کے پہلے اور واحد سائنسدان ہیں جنہیں برطانیہ کی کسی یونیورسٹی میں سائنسی فیکلٹی کا صدر مقرر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ۔ پروفیسر رادھا کرشنن (صدر ہند) کو ایک زمانہ میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں یہ اعزاز حاصل ہوا تھا لیکن وہ ہندوستانی فلسفے کے شعبہ کے صدر تھے نظری طبیعات ۔ کے بین الاقوامی ادارے کی صدارت کے لئے ان کا انتخاب بھی ان کے سائنسی علم کے اعتراف کا درجہ رکھتا ہے ۔

پروفیسر عبد السلام ۱۹۲۶ء میں جھنگ میں پیدا ہوئے ۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں لیں ۔ وہ میٹرک سے لے کر ایم اے تک ہر امتحان میں اول آتے رہے ۱۹۴۴ء میں انہوں نے بی اے کے امتحان میں ریکارڈ قائم کیا جو ابھی تک کسی نے نہیں توڑا ۔ ۱۹۴۶ء میں ایم اے کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کرنے کے صلے میں انہیں حکومت کی طرف سے وظیفہ ملا اور وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے کیمبرج (انگلستان) چلے گئے جہاں انہوں نے ۱۹۴۸ء میں ریاضی اور ۱۹۴۹ء میں طبیعات کے امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کئے ۔ تعلیمی قابلیت اور ذہانت کے پیش نظر انہیں سینٹ جان کالج کیمبرج اور پرسٹن امریکہ کے تحقیقی ادارے کا فیلو منتخب کر لیا گیا ۱۹۵۱ء میں وہ واپس پاکستان آئے تو انہیں گورنمنٹ کالج کے شعبہ حساب کا صدر اور اس سے اگلے سال پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی کا صدر مقرر کیا گیا ۔ ۱۹۵۴ء میں جب پروفیسر عبد السلام کیمبرج سے روانہ ہونے لگے تو امپیریل کالج لندن کے شعبہ حساب و طبیعات کے صدر پروفیسر لیوی نے پیشگوئی کی تھی کہ اگر پاکستان پروفیسر عبد السلام سے کوئی مفید کام نہ لے سکا تو وہ امپیریل کالج کے دروازے ہر وقت کھلے پائیں گے ۔ ان کی پیشگوئی درست ثابت ہوئی ۱۹۵۴ء میں پروفیسر عبد السلام کو کیمبرج یونیورسٹی میں حساب کے لیکچرر کی حیثیت سے کام کرنے کی پیشکش کی گئی جو انہوں نے قبول کر لی ۔ ۱۹۵۷ء میں انہیں امپیریل کالج میں پروفیسر لیوی کی جگہ شعبہ علم الحساب کا صدر مقرر کیا گیا ۔

پروفیسر عبد السلام نے ابتداً اپنی پوری توجہ "کوانٹم تھیوری آف فیلڈز" پر مرکوز رکھی اس کے بعد وہ "ایلیمنٹری پارٹیکلز" کی طرف متوجہ ہوئے علم الطبیعات کے ان دونوں میدانوں میں انہوں نے قابل قدر گرانمایہ تحقیقی کام کیا ۔ پروفیسر عبد السلام مختلف ملکوں کا دورہ کر چکے ہیں اور وہاں کے سائنسدانوں کے اجتماعات میں طبیعات کے متعلق پر مغز لیکچر دے چکے ہیں ۔ ان کا شمار طبیعات کے چند گنے چنے سائنسدانوں میں ہوتا ہے ۱۹۵۹ء کے اوائل میں پنجاب یونیورسٹی نے ان کی قابل قدر خدمات کے اعتراف میں انہیں ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری عطا کی ۔ ۱۹۵۸ء میں کیمبرج فلاسفیکل سوسائٹی نے انہیں ہاپکنز انعام دیا ۔ یہ انعام ہر تیسرے سال میں علم الحساب اور طبیعات کے میدان میں بہترین نظری کام کرنے کے صلے میں دیا جاتا ہے اب تک جن ممتاز سائنسدانوں کو یہ انعام ملا ہے ان میں پروفیسر میکسویل اور سر جان کاک کرافٹ کے علاوہ چار اور نوبل یافتہ سائنس دان بھی شامل ہیں ۔ اگست ۱۹۶۱ء میں انہیں صدر پاکستان کا مشیر اعلیٰ برائے سائنسی امور مقرر کیا گیا ۔"

(امروز ۳ جولائی ۶۴ء)

درخواست دعا

نیاز احمد خان صاحب مالک الفردوس کلاتھ ہاؤس انارکلی لاہور کا بیٹا عزیز مختار احمد دماغی مرض (مرگی) میں مبتلا ہے بہت کچھ علاج معالجہ کرایا گیا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صحابہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز مختار احمد کو مکمل صحت عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(حامد اقبال ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)